Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ ۱۵ احسان ۱۳۵۳ہش ۱۵ جون ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۳۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کو دن اور رات اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے استغفار اور دعائیں کرتے اور اپنی فطرت کے لئے خدا تعالیٰ سے اس کی طاقت کا سہارا مانگنے اور اس طرح اس کی پناہ میں آنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی طاقتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں کہ جنہیں صحیح طور پر استعمال کر کے وہ روحانی رفعتیں حاصل کر سکتا ہے حتیٰ کہ فرشتوں سے بھی آگے نکل سکتا ہے لیکن اگر وہ ان طاقتوں اور استعدادوں سے صحیح رنگ میں فائدہ نہ اٹھائے تو پھر تنزّل کی انتہا گہرائیوں میں بھی گر سکتا ہے۔

حضور نے بتایا ہر وہ طاقت اور استعداد جسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے بشری کمزوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس بشری کمزوری سے بچنے اور محفوظ رہنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک علاج بتایا ہے اور وہ ہے استغفار۔ استغفار کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ اے خدا اپنی طاقت سے ہماری فطرت کو سہارا دے تاکہ بشری کمزوری ہم سے سرزد نہ ہو اور اگر ہو تو تیرے فضل کے نتیجہ میں ہم اس کے بُرے اثر سے محفوظ رہ سکیں۔

حضور نے فرمایا استغفار اور دعاؤں کے نتیجہ میں انسان کی فطرت کو خدائی طاقت کا سہارا میسّر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ بشری کمزوریوں کے اثرات سے محفوظ ہو کر خدا کی پناہ میں آجاتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام انسانوں کے لئے خدا تعالیٰ سے خیر مانگے۔ حضور نے فرمایا تم محبت اور پیار سے بنی نوعِ انسان کے دل خدا تعالیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے فتح کرنے کے واسطے پیدا کئے گئے ہو اس لئے کسی کے لئے کبھی بددعا نہ کرو سب کے لئے خیر مانگو۔ دن اور رات، اٹھتے اور بیٹھتے، چلتے اور پھرتے ہر وقت استغفار اور دعاؤں میں مصروف رہو۔ خدا تعالیٰ سے چمٹ جاؤ اور اس کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے کن راہوں سے تمہارے لئے ظاہر کرتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں

ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتٰبُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو، قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق، اور حشر اجساد حق، اور روزِ حساب حق، اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام اُمور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، اور وہ اُمور جو اہلِ سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم دعائیہ پیغام

اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کے قرآنی حکم پر عمل کرو۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو

راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گذارو۔ مجسم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ——— نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ——— وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حبّی فی اللہ۔ جان سے پیارے دوستو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں سلامتیں آپ پر ہر آن نازل ہوں۔ وہ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے ایمان و اخلاص میں برکتیں نازل فرمائے۔ ہر حال میں آپ کو استقامت بخشے اور روح القدس سے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ اس وقت جن حالات سے گذر رہی ہے ان سے دنیا کے ہر خطّہ کے احمدی دوستوں کو تشویش ہے۔ وہ بے حد کرب و اضطراب کی گھڑیاں گذار رہے ہیں۔ مگر ان سب کا دکھ، ان سب کی بے چینی اور بے قراری میرے دل کی ہر دھڑکن میں پنہاں ہے اور میری ہر آن یہ کیفیت ہے کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ۔ دوست دریافت کرتے ہیں کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کرو کہ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے ربّ سے مدد مانگو۔ پس صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر رکھو۔ ہر لمحہ دعاؤں میں صرف کرو۔ یہی تمہاری امتیازی شان ہے اور اسی سے تمہاری دین اور دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ گریہ و زاری کے ساتھ خدا کو تم نے کب پکارا اور وہ تمہاری مدد کو نہ آیا؟ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے اور ہر درگذر کرنے والے سے زیادہ درگذر کرنے والا ہے اور ہر پیار کرنے والے سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ کسی ماں کو اس کے بچے کی کربناک چیخ اس قوت سے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی جس قوت سے اپنے عاجز بندوں کی عاجزانہ آہ و زاری اسے اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ پس راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گذارو۔ مجسم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو۔

خدا تعالیٰ واحد و یگانہ پر ہمارا سہارا اور کامل بھروسہ ہے اور اس کی رحمت کا سایہ ہمارے سروں پر ہے وہ ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔

تمہیں سب سے زیادہ پیار کرنے والا تمہارے لئے رات دن بے چین اور تمہارے لئے محبت بھری دعائیں کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا ناچیز بندہ

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۶ احسان ۱۳۵۳ ہش
جون ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار قرآن کریم پر ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ عنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں!۔

چونکہ مومنوں کے لئے آسمان اور زمین کی پیدائش میں ایک بہت بڑا نشان ہے مگر کافر اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اس لئے اب یہی علاج باقی ہے کہ تو قرآن کریم لوگوں کو سنا تا کہ اس کی مدد سے لوگ حقیقت کو سمجھیں اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآن کریم پر ہی ہے اور ان کے تنزل کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ نہ وہ خود قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو قرآن کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار ہی قرآن کریم پر ہے یہ ایک روحانی غذا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے۔ لیکن جس طرح غذا کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ مثلاً آٹے سے کبھی پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں کبھی پھلکے اور کبھی تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی غذا بھی کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں حج کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں یہ پراٹھا بن گئی ہے۔ کہیں پھلکا بن گئی ہے۔ کہیں گلگلے بن گئی ہے مگر ہے وہی چیز لیکن ان چیزوں کا فائدہ [illegible] نہیں جب تک ہم انہیں چبائیں نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں۔ جب تک یہ غذا معدہ اور انتڑیوں کے دور سے نہ نکلے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اسی لئے میں نے "ذہنی جگالی" کی ایک اصطلاح بنائی ہوئی ہے۔ یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے۔ کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے۔ اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ چونکہ ایک جانور چوبیس گھنٹہ تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھا جاتا ہے لیکن جب کھرلی پر آتا ہے تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے اسی طرح روحانی جگالی کی کیفیت ہوتی ہے جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے۔ لیکن اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائیگی دست آنے لگ جائیں گے یا قے آ جائیگی اور روٹی باہر نکل آئے گی یہی حال روحانی غذا کا ہے۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ اس غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے یہودیوں کی مثال اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے اور اس وجہ سے اُس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اُسے ان مراتب میں سے گذارا جائے جس سے اسکے معانی ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب میں سے گذارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہو گا پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائیگی۔ لوہے کو دیکھ لو یورپ اس سے انجن بناتا ہے لیکن ہمارے ملک میں اس سے محض ہتھوڑے وغیرہ بنائے جاتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ قینچیاں بنا لیتے ہیں پرانے زمانہ میں عورتیں سیر سیر سونا کانوں میں ڈال لیتی تھیں۔ ان کے کان لٹک جاتے تھے۔ اُن میں بڑے بڑے سوراخ ہو جاتے تھے اور وہ سمجھتی تھیں ہم بڑی مالدار ہیں۔ لیکن اسی سونے سے یورپ کے ممالک نے بعض اشیاء تیار کیں۔ اور ان کے ذریعے دوسرے ممالک سے کئی گنا زیادہ مال لے آئے پس کسی چیز کا موجود ہونا کافی نہیں تم اس بات پر فخر نہ کرو کہ تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ اگر تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے تو سوال یہ ہے کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا؟ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں اور اگر تم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تم سے بڑھ کر بد قسمت بھی اور کوئی نہیں۔ کیونکہ تمہاری جیبوں میں سونا بھرا ہے اگر تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے ....

.... پھر اُتْلُ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں دلائی۔ بلکہ اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دنیا کے تمام مذاہب کے سامنے پیش کرو اور انہیں بھی اسلام میں شامل کرنے کی کوشش کرو۔ گویا تبلیغ میں دوسری چیزوں پر زیادہ زور نہ دو۔ بلکہ قرآن کریم کے ذریعہ سے ہی تبلیغ کیا کرو یہ حکم بھی ایسا ہے جس کی طرف سے مسلمانوں نے اپنی توجہ کو کلیتہً ہٹا رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ یعنی تم میں سے ہمیشہ ایک ایسی امت ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور انہیں نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور امت کے معنے ایک ایسی جماعت کے ہیں جو اپنے اندر تنظیم رکھتی ہو اور وہ کسی مرکزی نقطہ کے گرد چکر کھا رہی ہو۔ پس اس آیت میں مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو مقصد تبلیغ کو لیکر کھڑے ہوں اور ان کا عمر بھر یہی کام ہو کہ وہ ایک نظام کے ماتحت رہیں اور اسلام پھیلائیں۔

اسلام کی گذشتہ تاریخ میں جہاں مسلمانوں سے بعض بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں وہاں ایک اہم غلطی اُن سے یہ بھی ہوئی کہ تبلیغ کو انفرادی فرض سمجھ لیا گیا بے شک مسلمانوں میں مبلغ رہے بلکہ گذشتہ صدیاں تو الگ رہیں قریب کے زمانہ تک بھی مسلمانوں میں مبلغ رہے۔ لیکن اجتماعی رنگ میں تبلیغ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہی قریباً مفقود ہو گئی کیونکہ خلفاء ان جنگوں میں جو عیسائیوں اور زرتشتیوں کے خلاف لڑی گئیں اس قدر اُلجھ گئے کہ اس وقت جہاد اور تبلیغ دونوں کو ایک سمجھ لیا گیا اور خلفاء کے بعد مسلمانوں پر جمود طاری ہو گیا اور اسلام کی اشاعت بند ہو گئی وہ دنیوی شان و شوکت اور فتوحات کو ہی اپنا منتہائے مقصود سمجھ بیٹھے اور انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ کر دنیوی علوم کو اختیار کر لیا اور تبلیغ کے جوش اور اس کے نتائج سے محروم رہ گئے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائی غالب آ گئے جو تبلیغ میں لگے ہوئے تھے اور مسلمان کمزور ہو گئے جو جہاد کے خیال میں پڑے رہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر بھی فرماتا ہے کہ وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اے مسلمانو! تم اس قرآن کے ذریعہ دشمنوں سے جہاد کرو کہ یہی جہاد کبیر ہے پس بڑا جہاد وہی ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ سے کیا جائے اور تبلیغ اسلام پر زور دیا جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں قرآن کریم کو پیش کر کے اسلام کی فضیلت اور اس کی برتری ثابت کی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو توجہ دلائی ہے کہ تم قرآن کریم ہاتھ میں لو اور دنیا میں نکل جاؤ اور خود بھی قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی قرآن سناؤ اور ان سے عمل کرواؤ اور پھر جو لوگ اسلام کی خوبیوں سے روشناس نہیں ان کو بھی قرآن کریم کے ذریعہ اسلامی انوار اور برکات سے آگاہ کرو اور کوشش کرو کہ دنیا میں ہر جگہ قرآن کی حکومت ہو اسلام کی حکومت ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔

میں سمجھتا ہوں مسلمانوں کے لئے یہ بھی ایک بہت بڑا امتحان تھا کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے کہ وہ اسے ہر جگہ پہنچاتے ہیں یا نہیں پہنچاتے لیکن بدقسمتی سے خود مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر ہے گویا دوسرے لفظوں میں انہوں نے یہ کہا کہ ہر جگہ قرآن کریم کا پہنچانا کفر ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں سمجھ دی کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کفر نہیں بلکہ ضروری ہے اور اگر قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کیا جائے گا۔ تو لوگ کس طرح سمجھیں گے کہ خدا تعالیٰ نے ان سے کیا کہا ہے

دنیا میں اس وقت تیرہ سو زبانیں بولی جاتی ہیں اور تیرہ سو زبانوں میں ہی قرآن کریم کا ترجمہ ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں جسے قرآن کریم مخاطب نہیں کرتا۔ پس دنیا کا کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیے جس کی زبان میں ہم اس کا ترجمہ نہ کر دیں تا کہ کوئی فرد یہ نہ کہہ سکے کہ اے اللہ تو نے مجھے فلاں زبان بولنے والے لوگوں میں پیدا کیا تھا اور قرآن کریم تو عربی زبان میں ہے۔ پھر میں قرآن کریم کیسے سیکھتا؟

آنیوالی نسلوں کی دعائیں حاصل کیجئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گزارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھانی ہے تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بیکار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے کہ میں دین کی خدمت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کروں اور آئندہ آنیوالی نسلوں کی دعا حاصل کرتا ہے۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے۔

الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نیک نامی حاصل کرنیکا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی نیک نام سے یاد کریں۔ ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑاتے رہیں کہ اے خدا! ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں، جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں"

خطبہ جمعہ الفضل ۱۷؍ اگست ۱۹۶۶ء

انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں شریک ہو کر آپ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں اگلا امتحان ۳۰ جون کو ہوگا۔ انشاء اللہ

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

بیویوں کے حقوق از روئے قرآن کریم

(مکرم مولوی ابوالاقبال نسیم سیفی صاحب ربوہ)

میاں بیوی معاشرہ کی ایک ایسی اہم اکائی ہیں کہ اسے سارے معاشرہ کا مرکزی نقطہ کہنا مناسب ہوگا۔ اس اکائی کی بہتری دنیا بھر کی بہبود کی ضامن ہے اور چونکہ اس اکائی میں رخنہ اندازی معاشرہ کے دیگر تمام پہلوؤں پر غیر صحتمندانہ اثر ڈالتی ہے اور چونکہ اس اکائی میں بیوی عام طور پر کمزور حصہ سمجھی جاتی ہے اس لئے اس کے حقوق کی حفاظت از بس ضروری ہے۔ اسلام نے اس سلسلہ میں (جیسے کہ زندگی کے دیگر تمام شعبوں میں بھی) نہایت مناسب اور مکمل ہدایات دی ہیں۔ ان ہدایات پر عمل کرنے سے اس اکائی کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے یا یوں کہنا چاہیے کہ اس اکائی کو بہتر بنا کر ساری دنیا کو بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع فراہم کئے جا سکتے ہیں۔

انسانی معاشرہ میں عام طور پر اور دنیا کے مختلف حصوں میں خاص طور پر عورتوں کے حقوق کا کوئی تصور ہی نہیں پایا جاتا رہا۔ اور اسی وجہ سے بیوی کے ساتھ جو سلوک عام طور پر ہوتا رہا ہے (اور اب بھی بعض علاقوں میں ہو رہا ہے) وہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ مرد کو لاتعداد بیویاں رکھنے کا حق، بیویوں سے ہر قسم کی سختی کا برتاؤ کرنے کا رجحان اور بیویوں کو اپنی یک طرفہ مرضی سے گھر سے باہر نکال کر ہر قسم کے تعلقات کا قطع کر لینا ایسی باتیں ہیں جن سے تاریخ بھری پڑی ہے۔

اسلام نے عورت کے ــــ اور خاص طور پر بیوی کے ــــ حقوق کو ہر مرحلہ پر اور ہر قسم کے حالات میں محفوظ کیا ہے

کسی عورت کو بغیر اس کی مرضی کے کوئی شخص اپنی بیوی نہیں بنا سکتا۔ بیوی بنانے کی شرائط میں سے ایک اہم شرط یہ ہے کہ اس کے حقوقِ ملکیت کا اعتراف کیا جائے۔ اس کی عملی صورت مَہر کا مقرر ہونا اور اس کی ادائیگی کا خاوند کے فرائض میں داخل ہونا ہے۔

بیوی کے نان و نفقہ کی پوری ذمہ داری خاوند پر ڈالی گئی ہے یہ بیوی کا حق ہے کہ وہ گھر میں رہے اور اس کا خاوند اس کے لئے کمائے۔ بیوی اور خاوند کے درمیان اگر جھگڑا ہو جائے تو بیوی کا یہ حق ہے کہ صلح کرانے والوں میں اس کا نمائندہ بھی حصہ لے۔ یک طرفہ صلح کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

ایک سے زیادہ (چار تک) بیویاں ہوں تو سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے

خاوند کی وفات پر بیوی کا حق ہے کہ خاوند کے ورثہ سے اُسے حصہ ملے۔ ایک عرصہ تک اسے اس گھر میں ہی رہنے دیا جائے۔ متوفی خاوند کے بعد دوسری شادی اس کی مرضی سے ہی ہو سکتی ہے جبراً اسے کسی کی بیوی نہیں بنایا جا سکتا۔ بیوی اور خاوند کے تعلقات انتہائی طور پر خراب ہو جائیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا گوارا نہ کریں تو بیوی خلع لے سکتی ہے (اور خاوند طلاق دے سکتا ہے)

یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ ان کو مدّنظر رکھنے اور ان پر بوقت ضرورت عمل کرنے سے معاشرہ کی اس اکائی پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے اور معاشرہ بحیثیتِ مجموعی بھی بہت بہتر ہو جاتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ کتاب

"اسلام زندہ مذہب ہے اور ہماری کتاب زندہ کتاب ہے اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسولؐ زندہ رسول پھر اس کے برکات، انوار اور تاثیرات مردہ کیوں کر ہو سکتی ہیں؟"

(اخبار الحکم ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۷۱۹

میں عنایت اللہ ولد فضل احمد صاحب مرحوم قوم مانگٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد خالی پلاٹ ۱۰ مرلہ محلہ دار العلوم شرقی -/۲۷۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ ایجنسی محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد: محمد حسین امیر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۷۲۰

مسماۃ خاتون بی بی زوجہ دائے اللہ بخش اول قوم منگا پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن چک ۱۹۸/۱۷۱ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۵-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر وصول شدہ -/۲۵ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ: خاتون بی بی زوجہ دائے اللہ بخش اول حال ۵/۲۰۰ رحمان پورہ لاہور گواہ شد۔ عبدالرشید منگلا (پسر موصیہ) لاہور۔ گواہ شد ایم عبدالقادر صدر موصیان و سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۷۲۱

میں نصیر الدین ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۸۴/۶ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین زرعی ۷ ایکڑ۔ اس میں میرا حصہ ۱/۴ ۵ کا ہے میرے حصہ کی قیمت -/۱۳۵۰۰ روپے

۲۔ ایک رہائشی مکان قیمتی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر الدین ولد چوہدری امام الدین سرشمیر روڈ چک ۸۴/۶ب ضلع لائل پور گواہ شد جان محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۴/۶ب گواہ شد محمد یعقوب ولد چوہدری نظام الدین چک ۸۴/۶ب ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۱۷۲۲

میں شکیل احمد شاہ ولد سید بشیر احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اس وقت -/۷۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شکیل احمد شاہ مکان ۲۹۷/F-۱ گورنمنٹ ڈگری کالج روڈ راولپنڈی (حال ربوہ) گواہ شد قاضی عبدالسلام بھٹی صدر موصیان دار الصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد: شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۲۳

میں امۃ الحق بنت میاں عبدالحق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اسوقت -/۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ الحق بنت میاں عبدالحق صاحب صدر گوگیرہ ڈاک خانہ ضلع ساہیوال۔ گواہ شد: شیخ غلام باری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد سعید ولد شیخ محمد دین صاحب صدر گوگیرہ ضلع ساہیوال

مسل نمبر ۲۱۷۲۴

میں منظور احمد ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۳۰۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: منظور احمد فضل عمر ہسپتال کوارٹر صدر انجمن احمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: دوست محمد شاہد انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ۔ گواہ شد: ممتاز حسین امتیاز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۲۵

میں امینہ بشریٰ زوجہ چوہدری منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ -/۱۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولہ مالیت -/۳۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امینہ بشریٰ زوجہ چوہدری منظور احمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ دوست محمد شاہد انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ۔ گواہ شد:۔ منظور احمد (خاوند موصیہ) ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کو چند روز ہوئے شدید چوٹیں در زخم آئے ہیں اور میں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(مستری) عبدالرحیم آف سرگودھا حال ربوہ

(۲) میری اہلیہ امۃ الرحمٰن طیبہ صاحبہ بیمار ہیں۔ گو پہلے سے کافی افاقہ ہے لیکن تا حال کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

بغیر اپریشن کے بواسیر (موذی مرض) کے
پائلز کیور PILES CURE
صرف چار کیپسولز سے ختم۔ قیمت -/۱۰
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ فون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں طفیل محمد کا انوکھا مطالبہ

امیر جماعتِ اسلامی میاں طفیل محمد نے گزشتہ روز ڈیرہ غازی خاں میں تقریر کرتے ہوئے ایک نرالی بات کہی ہے۔ کہتے ہیں کہ پاکستان میں "قادیانیوں" کو سیاسی جماعت قرار دے کر سرکاری ملازمتوں سے اِسی طرح محروم کیا جائے جس طرح دوسری سیاسی جماعتوں کو رکھا جاتا ہے۔ (نوائے وقت ۱۳ر جون ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

اِس کا مطلب یہ ہوُا کہ کسی جماعت کی مذہبی یا سیاسی حیثیّت متعیّن کرنے کا اختیار خود اُس جماعت کو نہیں بلکہ بزعمِ خود میاں طفیل محمد کو حاصل ہے اور پھر ان کا یہ اختیار اتنا غیر محدود ہے کہ حقائق و واقعات اور کسی جماعت کے اپنے دعوے اور طرزِ عمل کی پرواہ کئے بغیر وہ جس جماعت کو چاہیں مذہبی قرار دیدیں اور جس کے متعلق چاہیں اسکے سیاسی جماعت ہونے کا فتویٰ صادر کر دیں اور کسی جماعت کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے اِس فیصلے اور فتویٰ کے خلاف دَم مار سکے۔ سو گویا ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنی مذہبی، سیاسی یا سماجی حیثیّت متعیّن کرانے کے لئے میاں طفیل محمد کی خدمت میں درخواست گزارے اور جو حیثیّت اُس جماعت کی وہ مقرر کریں اسے بِلا چون و چرا تسلیم کر لے۔

اب ایسے مختارِ کل امیر جماعتِ اسلامی سے کون کہے کہ جناب والا! بات ایسی تو کرنی چاہیئے جو حقائق و واقعات اور عقل و نقل پر پُوری اُترتی ہو۔ جماعتِ احمدیہ کو سیاسی جماعت کیسے قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ اُس نے اپنے قیام کے وقت سے لے کر آج تک کے اسّی سالہ طویل زمانہ میں کبھی سیاسی جماعت ہونے کا دعوٰی نہیں کیا۔ اس نے کبھی بھی بحیثیّت جماعت، نہ پاکستان میں اور نہ پاکستان سے باہر ملکی سیاست میں کوئی دلچسپی لی۔ انفرادی طور پر افرادِ جماعت کا انتخابات میں مُلک کا شہری ہونے کی حیثیّت میں ووٹ کا حق استعمال کرنا الگ بات ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے انفرادی حیثیّت میں اپنے اپنے حلقۂ انتخاب میں آزادانہ طور پر رائے دہی کا حق استعمال کرنے کو کسی ضابطۂ اخلاق کی رُو سے بھی جماعتی حیثیت سے سیاست میں دلچسپی لینے پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

جماعتِ احمدیہ اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک بحیثیّت جماعت سیاست میں دلچسپی لے کیسے سکتی ہے جبکہ وہ خالصۃً ایک دینی جماعت ہے جو دُنیا بھر میں ہر جگہ خاتم النّبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے نوعِ انسانی کے دِل جیت کر اسلامی اقتدار کو قائم کرنے کی جدّوجہد میں لگی ہوئی ہے اور اُس کے ایثار پیشہ افراد اسلام کو دُنیا بھر میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے مسلسل قربانیاں کرتے اور اپنے معیارِ قربانی کو بلند سے بلند تر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ سیاست سے دامن کش رہتے ہوئے غلبۂ اسلام کی جدّوجہد پر اپنی تمام تر توجّہ مرکوز رکھنے کی بُنیادی طور پر پابند ہے اِس لئے کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اسے یہی تعلیم دی ہے اور صاف اور واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے ؎

مُجھ کو کیا مُلکوں سے میرا مُلک ہے سب سے جُدا
مُجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

چنانچہ جماعتِ احمدیہ کا اپنا طرزِ عمل اور کردار اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے بحیثیّت جماعت سیاست میں کبھی دلچسپی نہیں لی۔ یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے آج تک اپنا کوئی سیاسی منشور شائع نہیں کیا۔ پھر جماعتِ احمدیہ نے آج تک انتخابات میں بحیثیّت جماعت اپنا کوئی امّیدوار کھڑا نہیں کیا۔ کیا کوئی جماعت دُنیا میں ایسی بھی ہے کہ جس نے سرے سے کبھی کوئی منشور شائع ہی نہ کیا ہو اور انتخابات میں کبھی کوئی امّیدوار کھڑا ہی نہ کیا ہو اور سیاست میں سرے سے دلچسپی ہی نہ لی ہو اور پھر بھی وہ ہو اپنی نوعیّت اور حیثیّت کے اعتبار سے سیاسی جماعت۔ کیا یہ جماعتِ احمدیہ تھی جس نے دسمبر ۱۹۷۰ء میں انتخابات سے ایک روز قبل یہ اعلان کیا تھا کہ وہ انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگی؟ اگر میاں طفیل محمد کو یاد نہ رہا ہو تو ہم انہیں یاد دلاتے ہیں کہ یہ جماعتِ اسلامی کے سابق امیر ابوالاعلیٰ مودودی ہی تھے جنہوں نے انتخابات سے ایک روز قبل ۶ر دسمبر ۱۹۷۰ء کو یہ پیشگوئی کی تھی کہ:-

"اللہ نے چاہا تو جماعت کے نمائندے انتخابات میں بڑی تعداد میں کامیاب ہوں گے۔ جہاں تک ہار کا سوال ہے وہ سوشلسٹ جماعتوں کا ہی مقدّر ہے۔ ماضیٔ قریب میں جماعتِ اسلامی کی اہمیّت اور مرکزیّت میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہوُا ہے اِس لئے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ان حالات میں انشاءاللہ تعالیٰ جماعت کے ہارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(روزنامہ "کوہستان" لاہور ۷ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

اور پھر یہ پیشگوئی اِس طرح پُوری ہوئی کہ جماعتِ اسلامی کے سینکڑوں امیدواروں میں سے چند ایک کے سوا امّیدواروں کی کھیپ کی کھیپ شکستِ فاش کھانے پر مجبور ہوئے بغیر نہ رہی۔ اِس طرح ہار جماعتِ اسلامی کا مقدّر ثابت ہوئی۔ اِس قسم کا دعوٰی تو کجا جس جماعت نے کبھی کوئی امّیدوار تک کھڑا نہیں کیا وہ سیاسی جماعت کیسے کہلا سکتی ہے۔

پھر گزشتہ انتخابات میں جماعتِ احمدیہ نے بحیثیّت جماعت کوئی حصّہ نہیں لیا۔ ہاں احمدیوں نے پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیّت میں الگ الگ حلقہ ہائے انتخاب میں الگ الگ سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کو ووٹ دئے۔ ضلع جھنگ میں ہی جس میں جماعتِ احمدیہ کا مرکز واقع ہے مختلف حلقہ ہائے انتخاب کے احمدیوں نے اپنی اپنی مرضی کے مطابق پیپلز پارٹی، جمعیۃ العلماءِ پاکستان اور آزاد امیدواروں کو ووٹ دئے۔ اِسی طرح مختلف صوبوں کے حلقہ ہائے انتخاب میں مختلف پارٹیوں کو احمدی رائے دہندگان کے ووٹ ملے۔

اِس کے باوجود میاں طفیل محمد نے آؤ دیکھا نہ تاؤ یہ مطالبہ داغ دیا کہ "قادیانیوں" کو سیاسی جماعت قرار دے کر انہیں سرکاری ملازمتوں سے اسی طرح محروم کر دیا جائے جس طرح دوسری سیاسی جماعتوں کو محروم رکھا جاتا ہے۔ جب جماعتِ احمدیہ کا اپنا دعوٰی اور اس کا کردار اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ وہ ایک دینی جماعت ہے جس نے اپنی تمام تر توجّہ دُنیا بھر میں اسلام کو غالب کرنے کی جدّوجہد پر مرکوز کر رکھی ہے تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق پہنچتا ہے یا کیسے پہنچ سکتا ہے کہ وہ اسے سیاسی جماعت قرار دے۔ اتنا بڑا بہتان میاں طفیل محمد ہی باندھ سکتے ہیں کیونکہ انہیں جھوٹ بولنے اور بہتان باندھنے کا "شرعی" حق حاصل ہے۔ ان کے پیر و مُرشد سیّد ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے جھوٹ کے وجوب کا فتوٰی دے رکھا ہے۔ ان کا "ارشاد" ہے:۔

"جھوٹ اس کی (یعنی اسلام کی) نگاہوں میں ایک بدترین بُرائی ہے۔ لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب کا فتوٰی دیا گیا ہے۔"

(سیّد ابوالاعلیٰ مودودی۔ ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

محترم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت حلقہ لوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کی وفات

محترم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ لوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ ۱۱ اور ۱۲ر جون کی درمیانی شب بوقت تین بجے بعمر ۷۳ سال حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

آپ کی ساری عمر سلسلہ کی خدمت میں گزری۔ تیس سال بطور انسپکٹر بیت المال اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد باقی عمر بحیثیت امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ لوہلہ مہاراں۔ خدمات سرانجام دیں۔ مرحوم کو اللہ تبارک تعالیٰ، حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ پاک سے والہانہ محبّت تھی۔ نمازوں کو سنوار کر پڑھنا، نوافل کی ادائیگی، دعاؤں میں درد و الحاح سے مصروف رہنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذوق و شوق سے ادائیگی، دیانت و امانت، مہمان نوازی وغیرہ اوصاف آپ میں خاص طور پر نمایاں تھے۔

موصی ہونے کی وجہ سے نعش ربوہ لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ۱۳ر جون کو دس بجے کے قریب نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ خاص میں جگہ بخشے، پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور جماعتِ احمدیہ چندر کے منگولے لوہلہ مہاراں کو ان کا قائم مقام عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری محمد اسحٰق
۱۲/۲ دارالبرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴